"مطالعۂ مکتوبات را لازم گیرند کہ سودمنداست"
(دفتر اول مکتوب ۲۳۷)

مکتوبات حضرت مجدد الفِ ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السامی

کے

دفتر دوم

کا

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحبؒ

ناشر

ادارۂ مجدّدیہ: ۵/۲، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

۷۸۶

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا

مطالعۂ مکتوبات را لازم گیرند کہ سود مند است (مکتوب ۲۳۷)

مکتوباتِ حضرت مجددِ الفِ ثانی

امامِ ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ

کے

دفتر دوم

مسمّٰی بہ "نور الخلائق" ۱۰۲۸ھ

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد ۳، کراچی ۱۸

۶۰/-

ناشر — ادارۂ مجددیہ۔ ناظم آباد ۳ کراچی

مطبوعہ — احمد برادرس پرنٹرس۔ ناظم آباد ۲

تعداد — ایک ہزار

قیمت

ملنے کا پتہ

ادارہ مجددیہ: ۲/۵۔ ایچ۔ ناظم آباد ۳ کراچی

سنہ ۱۹۹۱ء

اخوی اعزی معارف آگاہی شیخ عبد الحی کہ جس نے سالہا سال صحبت میں گذارے ہیں اور اب اپنے وطن کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور اس مقام کا تعلق بھی ان ہی کی جناب سے ہے اس لئے ضرورتاً یہ چند سطریں تحریر کی گئیں اور مشارٌالیہ کے احوال کی اطلاع دیدی گئی۔ اہل اللہ کا وجود جہاں کہیں ہو غنیمت ہے اور اس مقام کے باشندوں کے لئے خوشخبری ہے۔ فَطُوْبیٰ لِمَنْ عَرَفَھُمْ (مبارک ہیں وہ لوگ جو ان کو پہچان لیں) ــــــ اور اسی مقام میں اخوی اعزی شیخ نور محمد بھی قیام پذیر ہیں اور فقر و نامرادی میں گذر بسر کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس مقام پر رشک آتا ہے جہاں اس قسم کے دو اہل اللہ جمع ہوں۔ قران السعدین (دو نیک ستاروں کا اجتماع) متحقق و ثابت ہے۔ والسلام

مکتوب ۵۱ (عربی)
پنجاہ و یکم

خواجہ محمد صدیق[1] کی طرف صادر فرمایا ــــ حضرت حق سبحانہٗ کا بعض کاملین کے ساتھ بالمشافہ کلام کرنے کے بیان میں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو) ــــ میرے بھائی صدیق کو معلوم ہو کہ اس سبحانہٗ کا انسان کے ساتھ کلام کبھی بالمشافہ ہوتا ہے، اور کلام کی یہ قسم بعض انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے لئے ثابت ہے۔ اور کبھی یہ (نعمتِ عظمیٰ) ان (انبیاء علیہم السلام) کے کامل متبعین کو تبعیت و وراثت کے طور پر بھی میسر ہو جاتی ہے اور جب کلام کی یہ قسم کسی صاحب کو کثرت سے پیش آئے تو اُن (بزرگ) کو "محدَّث" کہتے ہیں، جیسے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ــــ اور یہ کلام الہام اور القاء روعی (دل و دماغ میں ڈالی جانے والی بات) کے علاوہ ہے۔ اور یہ کلام وہ بھی نہیں ہے جو فرشتے کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ اس کلام کا مخاطب وہ "انسانِ کامل" ہوتا ہے جو عالمِ خلق و عالمِ امر اور روح، نفس، عقل اور خیال کا جامع ہو: وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (بقرہ[2] آیت ۱۰۵) (اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے)۔

اور بالمشافہ کلام سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ متکلم (کلام کرنے والا) سامع (سننے والے) کو

---

[1] آپ کے نام بارہ[12] مکتوبات ہیں جن کی تفصیل اور آپ کا تذکرہ دفتر اول مکتوب ۱۳۲ پر ملاحظہ ہو۔

(ظاہر طور پر نظر بھی آئے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سننے والے کی آنکھیں کمزور اور ضعیف ہوں جو متکلم کے انوار کی درخشندگی برداشت کرنے سے قاصر ہو، جیسا کہ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات سے رویت (باری تعالیٰ) کے سوال کے جواب میں فرمایا: نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ[1] (وہ نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں) نیز بالمشافہ گفتگو میں بھی شہودی حجابات اٹھ جاتے ہیں نہ کہ وجودی۔ پس سمجھ لو کہ یہ ایک معرفتِ شریفہ اس قسم کی ہے کہ (مشائخ میں سے) کسی نے بھی اس کو بیان نہیں کیا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مکتوب ۵۲

پنجاہ و دوم

خواجہ مہدی[2] علی کشمیری کے نام صادر فرمایا۔ اِس بزرگ گروہ کے ساتھ محبت کی ترغیب میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام)

آپ نے جو گرامی نامہ کمال محبت و اخلاص سے تحریر فرمایا تھا مع تحفوں کے موصول ہوا۔ حضرتِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ اس گروہ کی محبت پر آپ کو استقامت عطا فرمائے، اور ان ہی کے ساتھ قیامت میں اٹھائے: وَھُمْ قَوْمٌ[3] لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ وَلَا یُحْرَمُ اَنِیْسُھُمْ وَلَا یَخِیْبُ مَسِیْسُھُمْ۔ وَھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ وَھُمْ اِذَا رُاُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَھُمْ مَنْ عَرَفَھُمْ وَجَدَ اللّٰہَ۔ نَظَرُھُمْ دَوَاءٌ وَکَلَامُھُمْ شِفَاءٌ وَصُحْبَتُھُمْ ضِیَاءٌ وَبَھَاءٌ ھُمْ مَنْ رَأٰی ظَاھِرَھُمْ خَابَ وَخَسِرَ وَمَنْ رَأٰی بَاطِنَھُمْ نَجٰی وَاَفْلَحَ۔ (یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا اور ان کا انیس و جلیس محروم نہیں رہتا اور ان سے میل جول رکھنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں، جب ان پر نظر پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے۔ یہ وہ حضرات ہیں جس نے ان کو پہچان لیا اس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا، ان کی نظر دوا ہے اور ان کا کلام شفا، ان کی صحبت سراپا نور و ضیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جس نے ان کے ظاہر کو دیکھا وہ نامراد اور خسارہ میں پڑا اور جس نے ان کے باطن پر نظر رکھی اس نے نجات و فلاح پائی)

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کے ساتھ کیا کہ "جس نے

---

[1] مسلم شریف بروایت حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
[2] آپ کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حالات معلوم نہیں ہوسکے۔
[3] اس عبارت میں احادیث شریفہ کے اشارے ہیں۔